خلیفہ عبدالحکیم مرحوم

غزل

محوِ حور و قصور رہتا ہے
شیخ دنیا سے دُور رہتا ہے

لاکھ دنیا سے بے تعلّق ہوں
کچھ تعلّق ضرور رہتا ہے

مارا ابلیس کو تکبّر نے
زُہد میں بھی غرور رہتا ہے

ہے کہاں آفتاب وہ جس کا
دیدۂ دل میں نُور رہتا ہے

کیسے کھایا کلیم نے دھوکا
کہ وہ بالائے طور رہتا ہے

برق و سیماب کا ہے گھر جس میں
یہ دلِ ناصبور رہتا ہے

شاعری گو نہیں مئے گلفام
ہلکا ہلکا سرور رہتا ہے